آدم کو رکھا اور دوسرا میدان دوزخ سوائے مساجد و مقابر اہل اسلام کے دوسرے
ممالک اسوجہ سے باب بستم مکاشفات مین اونکی ممالک کو دوزخ فرمایا جس مین سے بعد ہزار
سال کے ممالک اہل اسلام پر غلبہ کیا اور ہزار سال مین حسب تصریح قرآن کے وہ باہم
مثل موج دریا کے لڑتے تھے چنانچہ اونکے ذکر مین فرماتا ہے ویموج بعضہم یومئذ علی بعض
یعنی موج مارے بعض اونکا بروز ہفتم یعنے ہزار ہفتم **هبوط** آدم مین بعض پر کہ باہم
جنگ کرین اور اوس دنکے بعد صور پہونکا جاویگا یعنے عالم مثال مین تیاری
اونکی خروج کے کیجاوے گی کیونکہ صور کی حقیقت عالم مثال ہے اور کتاب مکاشفات مین
اکثر واقعات کی نسبت صور پہونکنا لکھا ہے پس صور کا پہونکنا فقط قیامت کبرے پر
موقوف نہین البتہ اوس مین بڑی تیاری عالم مثال مین پہلی ہوگی نظر بران فرماتا ہے
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور نفخ کیا جاوے صور یعنے تیاری عالم مثال مین بعد ہزار ہفتم کے
هبوط آدم سے ہوگی کیونکہ قیامت اوسی برپا ہوگی اوسوقت یاجوج ماجوج کی
جمعیت عظیم ہوگی تا آمد مسیح باردگر چنانچہ ہم بچشم خود دوسرے خروج مین اونکی کثرت
معائنہ کرتے ہین پس تیسرے خروج کا کیا ٹھکانہ اور خداے تعالے فرماتا ہے
وجمعنٰہم جمعا کہ اور جمعیت عظیم کرینگے ہم اونکی بڑی جماعت سے کہ دوسرے ممالک مین
پہیلین گے اور باب بستم مکاشفات کے مطابق وے جہنم سے نکلین گے اور جہنم کی
زمین اونکے لئے وسیع معلوم ہوگی تا کہ ایک صحرا کی مانند جو وہ ہین اونکی وسعت
رکہی چنانچہ فرماتا ہے وعرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرضا اور وسیع کرینگے ہم زمین جہنم
سفلی کو بروز ہشتم کافرین یاجوج ماجوج کے لئے وسعت درازکہ بجائے ساتہ اقلیمون کی
چالیس اقلیمون مین پھیلے ہوئے ہین اور چونکہ اونکے دو کان ایسے ہین کہ اوس سے
اونکی سعیین صنعتین جاری ہین اور دوسرا باطن فرش جس وجہ سے آنکہین اونکی
بردے مین ہین دید حق سے نظر بران باعتبار باطن کے فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ

كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا وے یاجوج
ماجوج جنکی آنکھین پر دے مین ہین یادداشت میری سے اور سماعت قبول حق کی طاقت
نہین رکھتے کہ صریح فصل ۱۲ و ۹ دانیال وغیرہ مین یادداشت خدا لکھی ہوئی ہے
کہ ختم المرسلین علیہ السلام پر ایمان لانا موجب نجات ہے پر وہ سمع قبول مین اونکے
نہین آتا بلکہ برخلاف حکم کے حسب باب ستم مذکور کے روس کا سردار وغیرہ مذہب
حیوان بدمیہ پر ہوکر خدا مسیح و مریم کی پرستش کرکے گمان کرتے ہین کہ ہم اہل حق ہین اور
ہماری دنیا مین کیسے کیسے کارخانہ ہین نظر بران فرماتا ہے أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا
أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا
یعنے آیا پس اس صورت مین گمان کرین وہ یاجوج ماجوج جو کافر ہوئے یہ کہ کرین میرے بندونکو
سوائے میرے معبود و اپنی اس اخذ و مملکت کی وسعت کو دلیل حق سمجھین یہ امر غلط
کیونکہ تیار کیا ہے ہمنے زمینی جہنم کو اونکے کافرونکے لئے مہمانی کہ دنیا مین خوب عیش
عشرت کرین اور نہ سمجھین اپنی دنیاوی سعی و صنعتونکو اپنی حقیت کی دلیل جو اونکے کان
ظاہر لیسے لحاف ہو رہے ہین چنانچہ فرماتا ہے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا
ضرور خبردار کردون تمکو اے اہل اسلام زیان کار اعمال سے وے یاجوج ماجوج جنکی
سعی مین جاتی رہین حیات دنیا مین یعنے زمانہ مسیح مین اسحالت مین کہ یقین کرتے ہین
کہ اچھی بناتے ہین صنعتین مثل ریل گاڑی و تار برقی وغیرہ پس اہل اسلام کو لازم ہے
کہ زخارف دنیا پر اونکی مطلق خیال نرکھے اور سائل کو اگر حق دریافت کرنا ہے اہل
اسلام کے زمرہ مین داخل ہو کیونکہ جتنے اونکے سعی اعتراض مین اہل اسلام پر تھے
وہ سب ضائع گئے دگر دنیا فانیہ پر دھیان رکھتا ہے آخرت مین اوسکے لئے ہیچ
چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ

فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا سے یاجوج ماجوج جنہوں نے کفر کیا اپنی رب کی آیات پر اور اوسکی لقا پر پس گم ہوگئے اونکے اعمال جو خوبصورت تھے پس نہ قائم رکھیں گے اونکے لئے بروز قیامت وزن انکے جزا جہنم اخروی ہے بسبب اس کے جو کفر کیا اور بکرا ہمارے رسولونکو یعنی اونکی پیشین گوئی کو اپنی تمام بجری سے ٹھٹا دیکھو وہ حالات جو ابنیائی عالم تشبیہ و مثال کے بیان کئے اونہیں صحکہ کرتے ہین او جابلقا عبارت ممالک بلقان سے ہے اوس مین اہل حق ہود کی امت سے رہتے تھے اور اونکے مقام خاص کا نام جابلقا تہ جسم سے چنانچہ جابلیاق ممالک بلقان مین شہر اینکب ممالک سلطان روم مین جنوب مانچو نیگرو مین واقع ہے اور اونکے ممالک یورپ مین سلطنت روم مین ڈنیوب کے جنوبی ممالک بالکن کے مشہور اخباروں مین ہین اور ممالک ایشیا مین اور بیجان منتہا سے فارس مین جسکے شرق مین نارہ تو اونکا علی او شمال مین یا جزر روس اور کثرت سے آبادی ان ممالک کی واضح اور علی ہذا جابلسا مین صالح کی امت اہل حق لبسی یعنی ممالک اندلس ہسپانیہ وغیرہ اور اونکے کسی مقام کا نام جابلسا اور بے تبہ ان دونوں ملکون مین اہل حکایت جو عالم مثال مین اسطور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دریافت ہوئی جیسے حدیث طبری مین ہے کیونکہ ایک زمانہ کے آدمی جو متفرق طور پر اس عالم مین ہوتے تھے دیکھے گئے عالم مثال کی سیر مین ترتیب ضرور نہین دیکھو کتاب مکاشفات تسعیا ... اور ممکن ہے کہ حضور علیہ السلام کی چند معراجون مین سے ایک معراج ... عالم مثال مین ... بیت المقدس تشریف لے گئے اور وہاں سے ... یاجوج ماجوج کے ممالک مین اور اونکی صورت مثالی پر پیش کیا پر وہ ایمان اور عالم نبی نہ لائے اور وہاں سے ممالک بلقان مین واپس تشریف لے گئے جسکو جابلقا کہے فرمایا

اور نہ اسلام پیش کیا اور وہ ایمان دنیا مین لائی اور ممالک جابلقا سے ممالک اندلس جابلسا
یعنے بلنسیا مین اور عالم شمال کی تسلیم سے وہان اسلام کی بادشاہت ہوئی اور وہان ہی غالباً کہ
ہونے ہوئے براہ سمندر ممالک اولاد تمسک یعنی نسین مین جسے چین کہتے ہین اور وہان سے ممالک اولاد
تیرس یعنی تاتار وسیبیریا اور وہان سے ممالک اولاد توبل یعنی تبت پر اور تمسک و تیرس و توبل اپنا
یافث ہین جنکی اصل ممالک شرقی جنوبی کوہ یورال مین واقع ہین یہ تینون کل ایمان نہ لائی اور اسپند
اسپیر یہ ہے کہ جیسے جو عالم شمال مین مومن دریافت ہوئے وہ خارج مین مومنین ہین اور جو کافر دریافت
ہوئے وہ اس عالم مین بھی کافر مشاہد اور اس حدیث سے اہل اسلام کی ممالک کی حدود دریافت
ہوگئی کہ سوائے ممالک تمسک یعنے چین و ممالک توبل یعنے تبت و تیرس
یعنے تاتار و یاجوج ماجوج کی اکثر پر تسلط اہل اسلام کا ہوا بس سائل کو چاہئے
کہ اگر ہماری چاکری نکرے یا توبہ انکار اسلام سے کرے اور سائل کی ساری
خوبیو نکے نشانات کا جواب ظاہر ہوگیا اور مہدی علیہ السلام کا حال توریت مین
وہ بے شبہ ہے ورس ۱۳ فصل ۷ دانیال مین ہے کہ ابن آدم یعنے مسیح صاحب
روزہائے قدیم سے سلطنت پاوینگے اور صاحب روزہائے قدیم مہدی علیہ السلام
بروز ہین حضور ختم المرسلین علیہ السلام صاحب روزہائے قدیم کے اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بروز ہین مستوی علی العرش کے جنکا ذکر خیبر ہرقلی شاخ یازدہم
رومیہ کے رسالے مین فصل ۲، دانیال مین لکھا ہے بس کعب احبار و محمد اسحٰق کا
فرمانا کہ توریت مین مہدی علیہ السلام کا ذکر ہے بہت صحیح ہے اور مہدی علیہ السلام
چونکہ چند ہین ہر ایک اپنے اپنے وقت پر آتے گئے مثلاً ایک مہدی سے
منصور عباسی ہین جنکا مقدمۃ الجیش حسب حدیث کے منصور یعنے دوانقی تھا
جو سیاہ جھنڈون سے خراسان سے اوٹھے اور دوسرے حسینی امام محمد ابو القاسم بانی سلطنت
اسماعیلیہ تیسرے وہ جو بظاہر حدیث وسط حضور مسیح علیہ السلام مین ہون وہ حضور غوث الاعظم

رضی اللہ عنہ ہین جو تھی مہدی حسنی بن سید عبد اللہ موعود آنیوالی جنکی سلطنت
حدیث کی رو سے عرب کی تا القسطنطنیہ موعودہ روئے زمین کی انکی آمد کا وقت وہ ہے
جبکہ دابق یا اعماق پر بنی اصفر کا تسلط ہوجاوے وہ عنقریب امید کیا جاتا ہے یہ بارہ ائمہ
سادات سے بارہوین آور خلیفہ و مہدی اور یہ سوائے بارہ ائمہ مہدیہ کے ہین جو بعد مسیح
کے ہونگے اور سوائے بارہ خلفاء کے سادات سے جنکے عرصہ تک اسلام مین قوت رہی
گو اون مین بعض غالی تہے لیکن اہل اسلام تھے بس نیچری ناحق اپنے ناتمام نیچر پر نہ اترائے
کہ اوس سے امور محققہ کا انکار کرے اور کچھ ضرور نہین کہ کسوف خسوف رمضان مین بقاعدہ
دریافت کردہ نیچر ناتمام سے ظہور مہدی کے وقت مین ہون ہو سکتا ہے کہ مطابق قاعدہ
کامل نیچر کے وخلاف اونکے ناتمام نیچر کے قاعدہ کے ہو جیسے آٹھوین رمضان کو بروز وفات
حضرت ابراہیم بن حضرت سید المرسلین علیہ السلام کے واقع ہوا کہ کوئی ایسا حجم جسکو علم
نیچر ناتمام سے نکیا ہو وسط مین آجاوے اور جبکہ حالات یاجوج ماجوج روس وانگریز نے کے
دریافت ہوئے جنکا مقابل خدا نے پیدا نہین کیا حسب مقدور مسلمانون کو چاہیے کہ
صورت صلح کی ایسے رکہین بس بڑی غلطی ہے اون اہل اسلام کی جو اسوقت نازک مین
اون سے نزاع کرین اور کتاب بریا کو مطابق بہود و بحث نصری کو غور کرین واللہ یحق الحق وہو
یہدی السبیل **سوال چہارم نصاری** نوح علیہ السلام کی کل عمر ساڑہے نوسو سال کل نسخ
توریت سے واضح ہے اور قرآن مین قبل از طوفان ساڑہی نوسو سال کے لکہے ہے بس
قرآن کیسے مصدق توریت کو ہو سکتا ہے اور وہ بہی بے طور عبارت سے خلاف
فصاحت بلاغت کے ساڑہے نوسو کا بیان اوسمین ہے **جواب** قرآن مجید اس امر مین
مخالف توریت کے نہین مگر تفریع طوفان کی جو وجود نوح پر ہے اوسکو مفسرین ساڑہے
نوسو سال پر سمجہی اور محاورات عورتون مین عرب ہون یا ہند وغیرہ اکثر یہ رواج ہے کہ بجائے ہزار
فی المثل سو سال پانچ کم کرکے بولتے ہین اور قرآن مجید مین اکثر مقام پر مادر سعد وقاص کو نصیحت ہے

جیسے تفسیر عالمات الاسرار سے ظاہر ہے نظر بران اوس محاورہ کی رعایت بنظر کمال بلاغت
کی گئی یہ عمدہ طور موانہ بطو جیسے سائل کا خیال ہے **سوال پنجم نصاری** ہود کے
قصے کا پتہ توریت مین کہین نہین نہ ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کا بالخصوص نمرود جبار سے
جو چارسو سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تہا بس اوسنے کیسے اونکو آگ مین ڈالا
اور نہ ہزرن کا پتہ جو مفسرین کے نزدیک مشہور ہے کہ اوسنے آگ مین ڈالا تہا **جواب**
ہود وہی عیبر علیہ السلام ہین جنکے وقت مین قوم بت پرست ہوگئی تہی بس تخویف
عذاب سے ارم ذات العماد نے برج عظیم بابل مین بنانا چاہا اوس سبب سے بہت ہلاک اونکی
قوم کی بت پرست وہ دوسری قومین منتشر مختلف اللسان کردی گئین ورنہ کوئی وجہ برج بنا
کی اور طوفان سے خوف کہانے کی نہ تہی بس اس قصہ توریت کی تفصیل قرآن مجید مین ہے
آپ اگر یہ سمجھین تہمت عدم تطبیق توریت قرآن مجید پر نہ لگائین اور ہود کے دو بیٹے تہے
ایک پلک دوسرے قحطان اور قحطان کے تیرہ بیٹون مین سے ایک حضرموت تہا
پس بعد اس قصہ کے ہود اوسکے ملک مین جا بسے اور وہین وفات پائی پس مفسرین نے
اشتباہ اونکے مقام بوقت قصہ کے واقع ہوا کہ حضرموت مین لکہدیا اس سے نقصان
قرآن مجید پر عائد نہین ہوسکتا اور توریت تکوین کی فصل ۱۱ و ۱۲ مین ہے کہ اور کلدانیون یعنے
تنور کلدانیون سے ابراہیم نکلکر گئے اوسکی تفصیل قرآن شریف مین ہے اگر آپکو یہ معلوم
ہو تہمت قرآن شریف پر آپ نہ لگائین اجمال و تفصیل دوسری بات ہے اور اولاد نمرود
بہی نمرود کہلاتی تہی جیسے دوسری قومین اپنے جد کے نام سے مشہور ہوتی ہین
اور توریت مین جو لکہا ہے کہ نمرود جبار ہوا مراد اوس سے اوسکی اولاد ہے جو بعد سلطنت عوض
بن ارم کے زور آور و جبار ہوئے پس ہمعصر ہونا حضرت ابراہیم کا کسی نمرود سے واضح ہوا
اور ہزرن وہی ہاران عم حضرت ابراہیم ہے جو حسب توریت کے وہ جل گیا تہا پس اوسکے بعد
ہارن کے مقام پر ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی اور بادشاہ نمرود کے حکم سے ہزرن نے

آگ مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تہا پس دونون کی طرف قصہ منسوب ہے کہ مفسرین
ایک ایک طرف کر لیا ہے **سوال ششم تضادی** جبکہ اسحق ذبیح اللہ ہین جو شہر بیت
متصل شکیم کعبہ شرقی مین اونکا قصہ واقع ہوا ہے پس اہل اسلام ناحق کعبہ کو جو کہ اوٹہا کر جا
ہین اور اوسکے متصل منا مین ذبح خیال کرتے ہین بہلا ہاجر کنیز کی اولاد کیسے شرف ہوسکے
اور ناحق آب زمزم کی تعظیم کرتے ہین **جواب** فصل ۱۲ تکوین مین لکہا ہی کہ بعد ہجرت
اور معانیہ سے مقام ہاران یعنے کردستان مین گئے اور وہان سے ابراہیم کی آزمائش
کی گئی کہ اپنی باپ کی گہر چہوڑ کر ہجرت کر جا اور تجکو مین برکت دونگا اور تیری اولاد سے سارے
گہرانی برکت پاونگی یہ جز اوس حضرت نبی اعظم اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی جنکا وجود باجود
تصریح باب سوم کتاب اعمال کی عرصہ مین تشریف بری مسیح و بار دیگر آمدین ہوے پس ابراہیم
علیہ السلام وہان سے مقام نورین آئے وہان پہر دعارہ بنظر اسحق کے ہوا پہر وہان سے
الحسب الحکم الٰہی کعبہ کی جگہ کو گئی جسکے مشرق مین قصبہ عی و غرب مین سمندر اور مصر سے جنوب کو
حسب فصل تکوین کی ۱۲ اور یہا مین مذکورہ مین مذبح بنایا پس معلوم کیا کہ نوح کا مذبح بہی ہا منا تہا
اور آدم نے جو وقت ولادت اونکی خدا کی خاص عبادت کی وہ اسی مقام مقدس کعبہ مین اونکی
جسکی شرح فصل ۲۶ و ۳۸ ہ شعیا مین مفصل ہے اور وہ مقام بر خدیجی بیر شبع یعنی عہد کا کوا
یعنے چاہ زمزم ہے جہان ہاجر کو مقام ضبیلیہ سے براق پر بٹہا کر چہوڑا تہا اور رسول کا مشکا
پانی چاک گیا تہا اور دوسرا بیر شبع بعد ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کے ہوا ہے وہ
مالک یہود وغیرہ مین ہے لیکن بیر شبع اول ریت سے پر ہوگیا تہا اور اسماعیل علیہ السلام کی پیر دنکی
برکت سے پہر جاری ہوا اور ہاجرہ نے جو تلاش پانی مین صفا مروہ تک دوڑی تہین دیکہا او پلٹنا جو
دکایین مین پا دو واسطے نعمت کے لئے صفا مروہ پر سعی مسنون ہوا اور آب زمزم متبرک گنا گیا اور ہاجرہ کنیز
نہ تہین ورنہ فصل اول تواریخ اول تہذاخایہ توریت مین خاص کر قنطورا کو کنیز کر کے لکہنے کی
اور ہاجرہ کو نہ لکہنی کی کوئی وجہ نہین ورنہ ترجیح کی کوئی بات نہ تہی آور فصل ۲۵ تکوین مین

ولادت اوس سے ہے ۱۲ منہ

ہے کہ ابراہیم نے وفات کی قریب لونڈیوں کی اولاد کو شرق کو روانہ کیا اور اسمعیل و اسحق نے
اونکو دفن کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسمعیل علیہ السلام کنیز زادہ تہی اور اسی وجہ سے یہود کا
قول ہے کہ ہاجرہ دختر فرعون ہین کہ بنظر برکت ابراہیم کے اونکو سپرد کیا تہا گو چہوٹی عورت
ہوئے کی تابعدار ضرور ہہی نو ہوون مین مقرر ہے پہر دیکہو قطورہ کی نسل سے شعیب
یعنے یثرو خسر موسے علیہ السلام کو اور سوچکرین یہود و نصاری جد مسیح کو یعنے حضرت
سلیمان کی ما اور زن فارض کو پہر کسیطرح کا حرف اہل اسلام پر رکہہ سکینگے اور دوسری قومین
بنوہ جبکہ سبت شبی و باندون کی عورت و ماہر باس کہیں بیان کرینگے تو ضرور شرمگین
ہونگے کہ بہت سے مقام پر نکاح نک ندار وہے **سوال ہفتم** نصارے لقمان حکیم کا پتہ سوا
تاریخ عرب کے نہ توریت مین ہے اور نہ تواریخ مین نہ اوسکی حکمت کا پتہ جسکو قرآن مین بیان کیا ہے

جواب - اہل اسلام لقمان حکیم وہی محمو ائل بن ناحور بن تارح سے عبارت ہے
اونکا ذکر توریت مین ہے اور روم اونکی بیٹی نے روم اٹلی ہیلی رومیولوس سے بسائی جو
حکمت کا گہر ہے دیکہو سیر المتقدمین کو اور جہلہ ہندوستانی انگریزی تہوڑی پڑہکر اپنی نا
واقفیت سے منکر اوسکے ہوتے ہین اور چونکہ عوص بن ناحور کا روم برادر زادہ ہے تنظر بر آن
اہل اسلام روم بن عوص کو اوسکا بانی سمجہتے ہین اسقدر مورخین کی غلطی ہے کہ روم ابن عیص ابن عیسو خیال
کرتے ہین **سوال ہشتم** نصارے آدم کو مسجود ہونا ملائکہ کا توریت و انجیل مین نہین لکہا البتہ سارے
جاندار سوا سانپ کے کہ عبارت وہم سے ہے اوسکی تابعدار حسب توریت دیکہتے ہین

جواب اہل اسلام تبعیت جانداروں سے مطلب توریت مین ہی سجدہ ملائک قرآن مین ہے
کیونکہ ملک کی لفظ کا اطلاق جن پر بہی آتا ہے اور جنکی قسم سے غیر گزندہ بہی حسب حدیث ابو داود
کے ہین پس ساری جانداروں سفلی ملا اسفل عبارت جنون کی سے ہے جہنون نے آدم کو سجدہ
یعنے تابعداری کی پس یہ تابعداری اونکی معبر بسجدہ ہے اور شیطان لغت عرب مین
سانپ کو کہتے ہین اور مراد اوس سے سب نوع اہل شرارت ہے اور اوسکا تسلط قوت واہمہ پر

مقرر پس شیطان نعین واہمہ ہے بلکہ وہ مسلط وہم پر ہے اور کبھی متمثل بشکل مناسب اہل صفا کو ہوتا ہے **سوال ہشتم** نصارے سلیمان کی نسبت گہوڑونکی کونچ وگردن کاٹنے کا خیال حسب قران غلط خلاف توریت کے ہے علے ہذا رد شمس کا قصہ سلیمان کی نسبت باوجود صحیح تفسیر ردوہا علیّ کے مفسرین کی غلطی یعنی لوٹا و گہوڑونکو پس پہونے لگا پانو وگردنونکو یعنے پیار سے پس رد شمس محض ایک خیال ہے **جواب** اہل اسلام یہ کلام معقول ہے پر بعض مفسرین کا بھی یہی قول ہے اور غلطی ر کے مفسرین کی قرآن شریف مین خلل انداز نہین اور تفسیر صحیح بیشک وہی ہے جو توریت کے معتبر نسخونکے مطابق ہے **سوال نہم** نصاری مدین والیکہ کی بربادی کا بتہ اہل اسلام مطابق قران کے بیان کرین آیا موسی کے جانیسے پہلے مدین کو برباد کیا یا جبکہ واپس آئے حالانکہ دونون وقتون مین آباد تہا اور توریت سے بتہ لگہین اور یثرو کی سات دختر تہین قرآن مین دو کے لکہی کیا وجہ **جواب** اہل اسلام یثرو عبارت شعیب علیہ السلام خسر موسے سے ہے اور ہلاکت مدین کا اشارہ توریت اول باب ۳ خروج مین ہے کہ موسی یثرو کی بکریین چرائے کرتے تھے اور وہانسے ایک روز حوریب یعنے طور سینا کیطرف ہانکدین اور وجہ ہانکنے کی اوس طرف کو یہی تہی کہ قوم پر یثرو کے جب عذاب آیا موسے کو مع اونکے گلہ کے ایک طرف کر دیا اور چونکہ اپنے معمولی مقام پر نہ تہے راہ بہول گئے اور یثرو جو مدین سے موسے کی ملاقات کو آئے اونکے اور دوسرے اہل اسلام کے مکان برباد نہوئے تہے اور بے شبہ یثرو کی سات بیٹیین تہین لیکن پانی بلانے دو آئین تہین جنکا ذکر قران مجید مین ہے پس منافات نرہی اور اصل قصہ ایکہ کا یہ ہوا کہ جب وہ نافرمانی کرنے لگے پس اونکو سخت گرمی نے گہیرا ایک شخص کو ایک پہاڑ دریافت ہوا جسکے نیچے نہرین جاری تہین پس وہ پہاڑ پر گئے اور پہاڑ اونپر ٹوٹ پڑا اوسکے بعد مدین مین آئے اونکے ناصح ہوئے جبکہ اہل مدین نے تسلیم نکیا حالانکہ اونکے اعجاز تباہی کو دیکہہ چکے تہے اور نیز مرض وقے مین گرفتار ہو چکے تہے پس اوسوقت مین شعیب اونسے علحدہ ہو گئے اور موسے بکریین چراتے تہے بربادی مدین سے

راہ بہول گئے بس طور کی راہ لی وہان تجلی حق ہوئی پہر والپس مدین کی بضیہ مین آئے اور قبیلہ
و زوجہ کو لے گئے اور طور پر پہر تجلی ہوئی اور مصر کو گئے اور کچہ ضرور نہین کہ سارے قصص
توریۃ مین مفصل ہوئے ہین اونکا وجود نہو واللہ اعلم بالصواب **سوال دہم نصاری**
آیا جنت پریونکا اکہاڑا ہے جسکی نسبت قرآن مین ہے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ اور خدا کو شرم ایسے واقعات کی بیان مین نہین آتی اگر قرآن منزل ہوتا مگر ایسا نہ تہا
کیونکہ حسب تصریح انجیل کے وہان ملائکہ مثل آدم ہونگے پہر سخت افترا کفر کا آدم وحوا پر قرآن و
حدیث مین ہے کہ ہر بیٹا آدم کا مرجاتا تہا لیکن شیطان کے کہنے سے جبکہ اونکے لڑکا ہوا
عبد الحارث نام رکہا اور جبکہ حدیث صحیح سے عبد الحارث نام رکہنے سے جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ
کی تفسیر معلوم ہوئی تاویلات کے خلاف حدیث کے گنجایش نرہی جو مفسرین تاویلات کرتے ہین
جواب اہل اسلام چونکہ زمانہ آدم سے زمانہ ہزار ہفتم درخت حیات کے تشریف آوری
مقرر تہی چنانچہ درخت حیات کی تفسیر فصل ۲ دانیال مین بعد زمانہ چار سلطنتون یعنے بخت نصر کے
و کیانیہ و سکندریہ و رومیہ و دس بادشاہتون رومیہ کے جو سنہ ١٨٨٠ع سے سنہ ٦٢٨ تک ہین زمانے
ہرقل مین ہرقل کی سلطنت کی بربادکرنی والی حضور احمد علیہ السلام کو صاحب روزہا ئے قدیم کر کے
لکہا ہے اور الواح موسی مین حیات کی تفسیر بارہ بارہ کلام الہی سے کی ہے کہ فصل ۱۸ استثنا
مین دوبارہ نزول کلام الٰہی بپیغمبر اسمعیل برادران اسرائیلیو نپر مقرر ہوچکا ہے جسکو باب ۳
کتاب اعمال مین حصر کرتا ہے کہ یہ پیغمبر صاحب کلام ماہین عرصہ تشریف بری مسیح و بادگر
تشریف آوری مین ہوگا اور سنہ اوس پیغمبر موعود کے تشریف ہفتے بعد سنہ اونکی بربادی
بیت المقدس کے جو طرطوس نے کی فصل نہم دانیال مین مقرر ہوچکی جیسے رسالہ
معراج مسیحی و رسالہ تلخیص التواریخ مین مفصل ہے پس سورہ بقر مین چونکہ اوائل و اسکا
الواح موسے سے ہے نظر ان براعت آلم سے کی کہ اوائل کا آو الواح کا ل و موسے
کا م ہے بعد اوسکے فرمایا گیا کہ وہ حیات ہفت ہزاری آدم و کلام موسی موعود

یہ کتاب قرآن مین ہے جسمین شک نہین اور دلائل واضحہ بیان کی گئی ہین جن یہود نے
تسلیم کیا ہے پس خلف ہی اونسے کہا گیا کہ اگر تم کو شک ہے اوس کلام موعود مین تو توریت کی
تسلیم تمہارے ہونکو دونونکو ہے اور زمانہ اوسکا بہی زمانہ ہفت ہزاری ہے پس اپنے حاضرین زمانہ
موعود سے مدد لیکر اونی آوہی کہ ایک آیتہ لے آو حسب اوسکے وعدہ کے کسی پیغمبر سے کہ
گذشتا ہے اوسکے نزول پارہ پارہ کلام مصدق توریتہ ہوا پس شرط کیا تم کہ یہ کلام وہی کلام
موعود ہوتے ہے اور اوسنے اوسکی ایک آیتہ ہے اور جو لاوی سوا اسنے راستگو کے
دوسرا ایک آیتہ بوعدہ تتمول پس حسب وعدہ فصل ۱۸ سفر مثنے کے مارا جاوے اور
پہر مثلیت کیسی متحقق ہو سکے کہ فصل ۲ و ۴۲ و ۶۰ شعیا مین ولادت اوس نبی کی مکہ
اولاد قیدار مین و ہجرت مدینہ مین ہوا در سوا اسکے حسب فصل ۴۲ شعیا کے عبدہ
کے وہ رسول بیٹے اور نبیرہ عبد المطلب کے ہوتے ہون پس اگر نہ لاو اور اپنی راستی سے
کہا جاتا ہے کہ کبہی نہ لاسکوگے کیونکہ جہوٹے کے نسبت خلاف ہونا اوسکی پیشینگوئی کا
اور مارا جانا لکہا ہے اور راستگو منشیر کرویون سے محافظ ہونا لکہا ہے پس مخالف اوسکا
اہل دوزخ سے ہوا ہین جو قبول کرے وہ صاحب فلاح و صاحب جنت ہے جسکے لیئے
ازواج مطہرہ ہونگی اوناس سے اسپر سابق کے یہود و نصاری کا اعتراض ہوا جیسے سائل نے
بیان کیا ہے پس اوسکا جواب خود قرآن شریف مین فرمایا کہ خدای تعالی کو حق امر کے بیان مین
شرم نہین آتی خواہ وہ بیان مثل مچہر کے ہو یا اوس سے ادنی اور گمراہ نہین ہوتی اوس
بیان سے اولا گروہ اہل فاسق جنہون نی عہد خدا کو پختگی کے بعد توڑا جو سفر مثنے کے
فصل ۹ اور غیرہ مین بلکہ زمانہ آدم سے کلام پارہ پارہ نزول کی نسبت باندہا ہے اور قطع
کرتے ہین اوسکو جسکے وصل کا خدائی حکم فرمایا ہے اور شرم و حیا کی اوس مین کونسی
بات ہے حالانکہ تمہاری پیدائش کی یہی صورت ہے کہ تم تہی مردہ اصلاب باپونمین پہر زندہ
کیا ارحام امہات مین پہر مارینگا او زندہ کریگا اور ابتدا پیدائش سے مطابق توریت تکوین ہے کے

اونکو سنایا تاکہ دلیل ساری دعوے پر ہوجاوے اور اونکا شبہہ ازدواج پہ ذکر جولہے جو موجود
توریت میں ہے جاتا رہے کہ سنو خدا نے ہر چیز کو جو زمین پہ ہے تمہارے لئے مقرر کیا
پہر سات آسمان بنائے پہر آدم کو پیدا کیا اور آدم کے ایک لاکہہ دورہ جیسے دن گئے اور برباد کرڈالی
بالآخر ساتوین روز آدم صفی اللہ کو پیدا کرنا چاہا اور اوس روز کو متبارک کیا کہ اس مین اشارہ
آرام سبتی کیطرف کیا کہ حسب فصل ۳ و ۴ نامہ عبرانیون پال کی مسیح نے تو آرام نہ دیا
بدینوجہ ضرورت آرام دہندہ دیگر یعنے احمد علیہ السلام کی بروز ہفتم یعنی ہزار ہفتم پڑی پس
خدا نے جنات فرشتون کو فرمایا کہ مین خلیفہ پیدا کرنا چاہتا ہون وے نادانی سے
معترض ہوئے کیونکہ پہلے آدمونکی خونریزی سے واقف تھے کہنے لگے آیا تو مفسد
مشرک کو پیدا کریگا جو کرے خونریزی اور ہم تسبیح کرتے ہین تیری حمد ملا کر اور تقدیس
کرتے ہین فرمایا مین جانتا ہون وہ جو تم نہین جانتے کہ ہم اوس مین امانت درخت
حیات رکہینگے۔ جس سے مشرک منافق خونریز تباہ ہون اور آدم کو تعلیم کردی کل حیوانات
کے نام پہر پیش کیا فرشتون پر اور فرمایا کہ تم اُنکے نام بتلاؤ اگر راست گو ہو عرض کیا
تجکو پاکی ہے ہمکو علم نہین مگر وہ جو تو نے تعلیم کیا ہے اور آدم کو فرمایا تو اونکو تعلیم کر
پس جب خبردار کیا اون اشیا کے نامون سے فرمایا خدا نے کیا مین نہین کہتا تہا کہ مین
دانائے غیب آسمان و زمین ہون اور مین جانتا ہون وہ جو ظاہر کرتے ہو اور وہ جو
پوشیدہ رکہتے ہو پہر حسب فرمان کے سب ملائکہ سفلی نے آدم کو سجدہ کیا یعنے
فرمانبردار بنے لیکن شیطان نے انکار کیا اور تکبر اور تہا روز ازل مین کافرین سے
اب یہان اسقدر یاد رکہنا چاہیئے کہ لفظ ملک شامل ہے ملائکہ عالین کو جو بیعت سے
مستثنی ہین اور شامل ہے اونکو جو ملائکہ ارضی سے ہین کیونکہ جن حسب روایت الہداۃ کے
ایک متعلق ہوا ہین جیسے ایام ہوائی وبائی ہین جو امور فساد ہوا سے متعلق ہوتے ہین وہ
ہوا کے جوش سے ہوتے ہین اور جیسے مخلوق ذی روح ارضی وبائی ایسے ہوا سے واسطہ

قدر (۲۸)
(۱۴)

یہی ہے اور تحقیقات فرانس سے ظاہر ہوا کہ پوشیدہ نظروں سے کیڑے وبائی کی
دلوں میں دل میں سانس کی راہ سے گھسکر فساد ڈالتے ہیں دوسری مخلوق ہوائی وہ جن
جو محکوم بادار و نہ اہی ہیں تیسرے گزندہ حیوانات چھوٹے سانپ بچھو کے
مثل اور حدیث اہل اسلام سے واضح ہے کہ جنوں کی خوراک بقیہ استخوان پس
(اکثر بقیہ استخوان پس)
خوردہ ہے پس عامہ جاندار بہ حجۃ ادلی ملائک ہوئے پس کل یہ محکوم لسجدہ ہوئے
اور حسب درس ۸ فصل ۲ تکوین کے سارے اہل کتاب و بہتر گروہ اہل اسلام
وبعض معتبر اہل سنت وجماعت مثل امام ابو القاسم قشیری کے جنت آدم سے مراد
باغ عدن جیسے حدیث صحیح میں ہے کہ جنت سفلی کی چار نہریں نیل فرات دجلہ جیحون
ہیں پس زمین کے دو حصے ہوئے ایک جسمیں چار چشمے مذکور جاری ہیں وہ جنت آدم
دوسرے سوا اسکے وہ باشندہ مساجد ومقابر اہل اسلام کی دوزخ پر تہ سوائے جنت
دوزخ آخرت کے ہیں پس خدا نے وہ باغ لگایا جس میں آدم معیشت کرے اور
حسب درس ۹ فصل ۲ تکوین کے ہر درخت خوشنما جو کہانے میں خوب تہا وہ اگایا
اور ایک درخت حیات جو عبارت صاحب ہدایت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی
وہ اون میں امانت تھی جسکی برداشت آسمان وزمین نکرسکتے تھے اور دوسرا درخت
نیک وبد کی شناخت کا جو عبارت آدمجامعت سے ہے جسکو بطور تشبیہ انگور
جانب آدم وگیہون بجانب زن بیان کرتے ہیں اوس میں اگائے اور جنت عالم
شیطان کا گذر بلا تکلف تہا اور جانتا تہا کہ جو اس شجرہ شناخت نیک وبد سے
قربت کرے وہ بنظر اولاد ہمیشہ کو رہے پس حوا کو پیدا کیا تاکہ حوا وآدم بکجز و ہوں
لیکن حکمت خدا مقتضی اسکی ہوئی کہ آدم کی اولاد میں صورت مناکحت کی تجویز ڈالی
جس سے درخت نیک لگا جاوے اور اوسکی مخالفت میں بد تاکہ نزاع عشقی صورت
زنا سے عالم برباد نہو وبنظر اسکے کہ انسان حریص ہے منع کی ہوئی چیز پر آدم کو

بعد اونکے نکاح کی قربت اوس درخت مجامعت سے منع کیا پس حسب سورہ اعراف
لیبدی لہما ما وری عنہما من سوآتہما کی شیطان نے وسوسہ ڈالا اوس قربت کیطرف
تاکہ اونکی شرمگاہین کہل جائین اور کہا ممانعت کی وجہ صرف یہی ہے کہ تم ہمیشہ کو نرہو پس وہ
حیات شخصی سمجھہ کے بہک گئی کیونکہ خدا کے شیطان نے قسم کہائی نظر بران فرماتا ہے
فازلہما الشیطان پس ڈگایا اون دونونکو شیطان نے تاکہ کہولین وہ اپنی شرمگاہین پس
قربت کے درخت انگور و گیہون سے کہ بجال لذت اوسکو اکل سے تعبیر کیا یعنے ظاہر ہوگئین
اون دونون کی شرمگاہین اوس قربت کی وجہ سے جیسے آیۃ اعراف سے ظاہر ہے
فاخرجہما مما کانا فیہ پس نکالا شیطان نے اون دونونکو اوس مرتبہ قرب سے جو موجب التفات تہا
پس اوس قربت کے بعد بنظر اسکے کہ عضو مخصوص سے عصیان ہوا چہپانا لازم آیا پس
اسوجہ سے ننگاپن دریافت ہوا کیونکہ پہلے استعمال اس فعل سے اطفال کے مانند
عضو مخصوص بہی ایک عضو اعضاء سے جانا جاتا ہے لیکن قاعدہ ہے کہ چوری کے
آلہ کو پوشیدہ کرتے ہین پس برگ درخت انگور سے چہپانے لگے پس برائے اس فعل از
صرف خلاف حکمی کے وجہ سے ہے ورنہ بصورت اجازت و نکاح کے کیا اسمین حرج ہے
الحاصل حسب درس ۸ فصل ۳ تکوین کی تمثیلات صوری سے خدا تشریف لایا اوسکی آواز
آدم نے سنی کہ فرماتا ہے تو نے یہ کیا کام کیا جیسے تا آخر درس ۱۹ فصل مذکور مین ہے پس شیطان
سانپ کو ملعون اور عورت کو اوس خلاف حکمی کی سزا مین درد زہ مین مبتلا کر کے وعید ہوا
اور آدم کے سبب زمین کو ملعون کیا اور فرمایا کہ انقضائے عمر تک تمکو اسمین رہنا ہوگا
پس غضب خدا کے بہڑکنے سے سب کم رتبے ہو گئے چنانچہ فرماتا ہے قلنا اھبطوا
بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین یعنے فرمایا ہمنے کم رتبے
ہو جاؤ اس حالت مین کہ بعض تمہارا بعض کے لئے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین مین
ٹہیراؤ ہے اور برخورداری وقت اجل تک اسوجہ سے وہ سرگردان و قابل التفات نرہے

اور قربت بے اجازت کے سبب قرب سے سرگردان کردئے گئے اور علما نے جبکہ
لفظ اِهْبِطُوا کا دیکھا کہ هبط بمعنی نزول ہے اسوجہ سے آسمان سے آدم کا آنا
سمجھے ورنہ هبط بمعنی کم رتبہ ہوجانے کے بھی معنی مین آتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری
جگہ جانے کے معنے بھی آوسکے ہین جیسے اهبطوا مصرا آیا ہین بس اس سے فرانگی
تطبیق مین توریتہ سے فرق نہین پڑتا اور حوا کو حکم ہوا کہ تو درد زہ مین مبتلا ہوگی اور شیطان
تیری اولاد کا پاسنہ کاٹیگا (یعنے مسیح کی طرف اشارہ ہوا کہ دکہہ اوسکے سبب اوٹھائینگے)
اور تیری اولاد اوسکا سر کچلیگی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا سر کچلینگے
جیسے حدیث مین ہے میرا شیطان میرے تابع ہوگیا ہے وہی قصہ ہا یوحن انجیل مین
لکہا ہے کہ سردار اس جہانکا یعنے شیطان محکوم فارقلیت دوم یعنے تسلی دہندہ
دوم کا جو معنے احمد ہی مین ہوگا بس آدم نے جو یہ نام نامی سنا شفیع لایا اور درود پڑھا
بس بعد اس غضب کے خدا نے اونکو چمڑے کے کپڑے پہنائے اور آدم نے عورت کا
نام حوا کہا کیونکہ مادر ذی حیات اس صورت سے آدمیونکی ہوئی اوسکی تفصیل
قرآن شریف مین یون فرماتا ہے فتلقی آدم من ربه كلمات فتاب علیه انه هُوَ التواب
الرحيم بس ملا آدم اپنے پروردگار سے بحث کلمات مثل درود شریف وغیرہ بس توبہ
مقبول کی کیونکہ وہ بڑا توبہ کا قبول کرنے والا ہے اور وہ وقت خوشی کا ہوا یہی
خوشی ہنوز مناکحت کے وقت آدم کی اولاد کے لئے رواج ہوا اور کپڑے پہنانے
دولہ دلہن کے لئے مروج اسیوجہ سے ہوے بس ممانعت حسب الحکم مین کچھہ حرج نہین
نہ اوسکے بیان مین شرم بس اگر جنت مین ازواج مطہرہ ہون کیا عیب ہے چنانچہ
خود توریت کے ابتدا مین عورت ومرد کا ذکر ہے جو ایک ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہین
اور بعد قصہ قابیل وشہادت ہابیل کے آدم کی جو اولاد ہوتی وہ مرجاتی بس شیطان
حوا کے پاس آیا اور کہا کہ اگر ابکی مرتبہ اپنی اولاد کا نام عبدالحارث میرے نام پر رکہو گی زندہ

رہیگا پس بچہ جو پیدا ہوا اوسکا نام عبد الحارث رکہا اور غضب خدا کا پہر کالنے کے بعد
جنت سے نکالے گئے اور ثبوت اس نام کی طرف اشارہ درس ۶ فصل ۴ تکوین
مین ہے کہ ولادت انوش تک خاص خدا کی عبادت نکرتے تہے اور اسی وجہ سے
حسب درس ۲۲ فصل ۳ مذکور کے خدا نے کہا چونکہ آدم وحوا نیک و بد کے درخت
کے دریافت کرنے سے مثل ایک ہمارے کے ہو گیا ہے یعنے مبد ہوئی
آدمیون سے مثل ایک ہمارے مقربین کے سب ہو گیا ہے ایسا ہو کہ درخت حیات
یعنے صاحب ہدایت ابدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع لاوے اور کافرین و
مومنین کا سلسلہ جاری کرتا ہے پس اسوجہ سے وسط باغ عدن یعنی کعبہ سے شرقی
عدن مین نکالدیا تاکہ وہ کہیتی کرکے کہاوین پس ہندوستان شرقی عدن کے
جزیرہ لنکا مین وہ آئے چنانچہ فرماتا ہے قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فرمایا ہمنے
نکلجاؤ تم سب اس جنت عدن سے اوس زمین مین جہانسے لیگئے ہو یعنے ممالک
لنکا مین جہان قدم آدم کا پتہ بتاتے ہین اور شجرہ حیات کی نگاہبانی کے لئے کروبی
مقرر کئے گئے یعنے حضرات صحابہ جیسے فصل ۲۳ سفر شنے و فصل ۷ دانیال مین لکہا ہے
کہ ہزارون ہزار قدسیون کے ساتہہ خدا وند تشریف لایا نظر بران فرماتا ہے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
پس اگر آوے تمہارے پاس مجہسے ہدایت یعنے شجرہ حیات ختم المرسلین کی بدت آگے
پس جو پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہین ہے اونپر خوف اور نہ وے رنجیدہ ہونگے
اور وہ شجرہ حیات قمیز کرو ہیوئنے حفاظت کیا گیا کہ جواوسکی مثل دعوی کرکے
ساتوین ہزار مین ایک آئینہ ہی بدعوے نزول لاوے وہ مارا جاوے اور بیز مقدسین
اہل اسلام کی تلوار اونپر چلے جو انکار کرین جو آتشبازی دوزخ مین ہیجنے والی ہے
نظر بران فرماتا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور وہ لوگ جو کفر کرین ہماری آیات ہدایت کو اور تکذیب کرین وے اصحاب آتش ہین
اوس مین ہمیشہ رہنے والے اور آدم کی اوس قربت اول سے قابیل پیدا ہوا اوسکے
بعد ہابیل اونکے باہم ذکر نزاع مین ہابیل شہید ہوئے اور اوسکے بعد قابیل کو حکم اخراج
زمین نود شرقی عدن یعنے ہنود مین ہو جو بعد کو ہنود مشہور ہوئے اور ہابیل کے
بعد اولاد آدم مرتی تہی تب آدم نے جو عبد الحارث اپنے بیٹے کا نام رکہا انکو بہی حکم
اخراج بطرف شرقی عدن یعنے بلنکا ہوا تب اونکے سنہ دو سو تیس هبوط اول مین
شیث پیدا ہوئے اور دو سو پانچ شیث مین انوش ہوئے الحاصل ہبوط ثانی سے
تین سو سال بعد آدم و حوا نے عرفات مین خدا کو یگانگت پہچانا جس سے خاص خدا کی
حسب ورس آخر فصل ۴ تکوین کی عبادت کرنے لگے اور توبہ مقبول ہوئے
پس وہ نشان اونکی اولاد کے لئے قبولیت توبہ کا مقرر ہوا اور مطابق حدیث کے اوس وقت
کعبہ بنایا گیا تب صاف توریت سے اشارہ عبد الحارث نام رکہنے آدم کا اپنے بیٹے کو ظاہر
ہوا دیکہو مسیح نے کس قدر مقدمات مطوبہ کا استعمال جواب منکرین قیامت مین کیا ہے
علی ہذا ایمان غور کرنا چاہئے اور خود فصل ، متی انجیل مین ہے کہ جو دنیا مین ایک عورت
چہوڑے وہ آخرت مین سو عورتین پاوے آیا سائل کے نزدیک مسیح پر یہ اعتراض
ہو سکتا ہے کہ مسیح نے جنت کو بر لوگکا کہاڑہ بنایا ہے یا مسلمانون پر اور ہماری تحقیق سے
حقیقت دو مرتبہ اهبطوا کی ظاہر ہوگئی واللّٰہ یحق الحق وھو یھدی السبیل
سوال یا ذهم نضکای ترض کیا قصہ کمان عہد نوح حسب فصل ۷ تکوین کی ساری
جاندار روئے باندہا گیا تہا بس قدرت خدا سے ساری حیوانات مثل طائر و چوپائی و نباتات
جنسے مراد گزندہ حیوانات مثل سانپ و بچہو کے ہو سکتے ہین اونکے تابع ہوئن علی ہذا جبکہ
سلیمان حسب ورس ۲۶ فصل دہم کتاب اول سلاطین کی دریائے قلزم کے کنارہ گیا تہا
چیونٹی کی آواز بقیاس حیوانات نوح کی سمجہی ہو جیسے قرآن مین ہے اور منطق الطیر اسکو

معلوم ہو بلکہ نباتات کا حال لکھا ہو جس سے کتاب نباتات اوسنے لکھی تہی ۹۔ ہدہد سلیمان کے
مقابلین سے ایک شخص تہا جسکے ذبح کرنے اور مارنیکا ارادہ تہا بعد کو اوس سے اتفاق ہوا
پس وہ سفیر اوسکے جانب سے ملکہ سبا کا ہوگیا ہو نہ کہ کوئی طایر جیسے قرآن مین ہے ۱۰ ہوا
مسخر ہونا ریح کا جہاز رانی سے وہ حسب فصل نہم کتاب اول سلاطین و فصل تواریخ دوم کے
مطابق سورہ سبا کے ہونا ممکن کہ چہہ مہینے بہر کی راہ ہرتا باد فیروز سیس صبح و شام
جاتی تہی اور اونکی سلطنت ذات سے تا مصر تہی اوسکے پاس تخت غبارہ جسے ہندو بوان
کہتے ہین اہل یورپ کے غبارہ کی مثل ہوا در اپنے ملک مین سیر کرتے ہون اور ملک اونکا
اسقدر تہا کہ عین جوش سلطنت مین مملکت سبا واقع ملک عرب سے خبر نہ رکہتے تہے
اور بنظر مبالغہ بادشاہ روے زمین کے کہلاتے ۱۱ اجرا چشمہ مس سے طلب کثرت
خروج مادہ مس ہے پر اہل اسلام اس طریق مذکورہ سے نہین سمجہتے یہ کیسی اونکی غلطی ہے
وجبکہ دریاے احمر کا انشقاق ہونا موسے کے لئے اور سانپ کا بہکاو حوا کے لئے اور نوح کا
عہد جانداروںکے لئے غور کیا جاتا ہے لوہے کا موم ہو جانا داود کے ہاتہ مین بعید نہین
اور جنون کی تابعداری سے سلیمان کی نسبت سورہ سبا مین تابعداری حیرم والی صور وغیرہ کی
جو موتی قیمتی اشیا و چوب سال و صندل وغیرہ لاتی تہی اور مسجد وغیرہ کی تیاری مین شریک حسب
توریت تہی اور قبل بہت عرصہ وفات سلیمان کے سارا کارخانہ بیت المقدس کا تیار ہو چکا تہا
پس اوسکی تیاری کے لئے عصا پر کہڑا رہنا اور دیمک کے کہا جانیسے گرجانا خلاف
دونون کتابون مذکورہ کے قرآن مین ہے اور تخت بلقیس کا دم کے دم مین سبا سے جروشلم
آنا یہ اچنبہے کی بات ہے اور ان امور کا جواب لاحل ہے ۔

الجواب وباللہ التوفیق نمبر ۵ ہم مین حق یہ ہے کہ جو کچھ سلیمان علیہ السلام کے
نسبت فصاحت و ثروت سلطنت و بادشاہ ہونیکے بیٹونکے آنیکی خبر سلیمان کے
گہر مین لکہی ہے وہ سب کا حق ہے اور سلطنت کو عصا سے تشبیہ دی ہے اور جبکہ زبور

اونکا بکمال درجہ پہونچا جیروم بادشاہ صور زور آور اور دوسرے بادشاہ تابعدار ہوئے
اور جیروم کو بعد بنا بیت المقدس کے جسکی بین ملک کابل یعنے خراب ملا وہ ناراض ہوا اور بعد
ایک سال سلیمان علیہ السلام کے موت کے اونکا عصا سلطنت گرا یعنے اونکے بیٹے
رحبعام کو دابۃ الارض یاربعام بن نباط غلام زادہ سلیمان نے گرا دیا اوسوقت جیروم
وغیرہ سرکشون جن مثال کو تاسف ہوا اگر جانتے غیب کو کہ عصا یعنے سلیمان بعد ایک
سال کے گرگا عذاب ذلت و بندہ سلیمان مین نرہتی یہ امور قرآن مین مطابق ہوے بعض مفسرین
کہتے ہین گو اہل اسلام کے ہان حسب حدیث الہداد کے جنونکی تین قسمین ہین ایک ہوائی
ہیضہ وغیرہ وباؤن مین جنکا ظہور ہوتا ہے و بعض بگولونپر متعلق جن و بتون سے بگولے
اوٹھتے ہین دوسرے حشرات الارض تیسرے جنپر عذاب وغیرہ متعلق جن مین سے شیطان ہی
وہ سب نوع بدی کا ہے اور شریر کو شیطان و جن کہتے ہین جیسے کالی کتے کو شیطان علی ہذا
اونٹ کو شیطان فرمایا گیا ہے پس قصص جیروم سے اہل اسلام پر بنا اونکی قرآن پر لفظ جنکے
واقع ہونے سے جرح واقع نہین ہوتا و درحقیقت جو معجزات موسے کا تھے اسپر گران
نگذریگا کہ جیروم کے سوا دوسرے عفریت جن بہے سلیمان کے تابع تہے جنکی فوقونسی
سو سو گز کے پتہر کے شہتیر شہر بیت المقدس مین ابتک پڑے ہوئے ہین اور جو
طلسمات وسحر یتیم فرنگ سے واقف ہے جو ایک ادنی شئے ہے تخت کے لانیسے
استبعاد نکریگا اور تخت بلقیس کا اشارہ مجملاً توریت مین ہے تفسیر قدان معالمات الاسرار مین
ہمنے لکہا ہے اور جبکہ لوان کا اقرار کیا پس ہم دم مین تخت کے آجانیکا کیا استبعاد
آیا پہلے اس عرصہ سے آر آواز کا دریافت تہا کہ اوسکی حفاظت لیجاتی ہے
اور جو بعض مفسرین کی تفسیر آیۃ مَا یَلفظُ من قول مین راے تہی کہ بعینہ محفوظ رہی
کب کوئی اس عرصہ سے پہلے تسلیم کرسکتا تہا اور قرآن مجید مین ایک مہینے کی راہ کی
سیر صبح شام نسبت تخت سلیمان کے ہے خواہ کسی طرح سے ہو بوان کے

طریقہ سے یا دوسرے طریقہ سے اوسکے سائل کو انکار نہین پس قرآن مجید پر اعتراض کسی وجہ سے
نہین اور جبکہ کبوتر کا قاصد ہونا نسبت نوح کے واضح و مسلم پس طائر ہدہد کے قاصد
ہونے پر کون اعتراض اور ہدہد بن ہدد ایک شخص بے شبہ سلیمان کی مخالفین سے تھا
پر انکار طائر ہدہد مین کون سی خوبی ہے جسکو ہم ہدہد بن ہدد ٹھہراوین اور ممکن ہے کہ وہ کو
ہدہد سے قرآن مین تعبیر کیا ہو جیسے یسوع کو عیسے اہل زبان نے کرلیا ہے پس سوال اصل
نہین رہا جو سائل کے خیال مین تہا **سوال (۱۲) نصاری** عزیر کے قصہ کا
پتہ توریت مین کسی مقام پر نہین جو سو سال کے بعد زندہ ہو گیا ہو نہ یرمیا کا نہ کسی کافر کا جواب
سوم سورہ بقر کی تفسیر مین تین قول ہین علے ہذا زندہ کرنا چار طائر کا جو نسبت حضرت ابراہیم کے
کہتے ہین اوسکا کچھ ثبوت نہین اور قرآن مین جو قصہ طائروں کا ہے اوسکے مخالف توریت
مین ہے پس مصدقا کے کیا معنے - **الجواب** جونکہ قرآن شریف مین لفظ
عام ہے اور لفظ عام بمعنی سال کے جیسے ہے ویسے روز کے واسطے بہی آتا ہے اور مفسرین نے
یہ قصہ خوب دریافت نہین کیا نظر بران کسینے یرمیا پر اور کسینے عزیر پر اور کسینے کسی کافر پر
تطبیق دی ہے اور ہم اونکو تحقیق سے اطلاع دیتے ہین جو کہ انجیل کے واقف ہین اور اشارات
توریت کو بالخصوص نسبت قیامت کے علی ہذا آرام سبت کے سمجھتے ہین پس پوشیدہ نہین
کہ فصل ۱۳ کتاب اول سلاطین مین ہے کہ جب یاربعام بن نباط خبیث دس قومون بنی
اسرائیل پر بارہ مین سے مسلط ہو کر بت پرست ہوا خدا نے نبی یہودا سے ایک نبی کو
اوسکے پاس بہیجا تا کہ اوسکو اطلاع دے کہ تیرے ساری بت پرستو نکی استخوان
ساڑہے تین سو سال بعد یوشیا عادل قوم یہود کے بادشاہت کے عرصہ مین مذبح پر
جبکہ یہ شہر برباد کیا جاویگا جلائے جاوینگے پس جائے تعجب ہے کہ اسقدر عرصہ مین ہڈیونکا
کیا پتہ اور اون مین کیا زندگی کو علاقہ اور مختار ہے کہ مسلم رکہے اور پہر جان ڈالکر معذب
کرے اس سے نبی موصوف کو تعجب ہوا جیسے قرآن شریف مین ہے پس مائة عام کو

خبر کی اور اسنے دست درازی کی اوسکا ہاتھ شل ہوگیا اور مذبح بیت اللہ جو یعقوب کا کعبہ
سمرون مین تہا روبروے یار بعام کے تہا جو صدق نبی کا نشان تہا اوسوقت ایک شہر کے
نبی کے بیٹے یہ دیکہہ رہے تہے اونہون نے باپ کو خبر کی اور نبی یہوداکے بیغمبر حسب حکم
خدا بغیر کہاے پئے دوسری راہ سے چلے گئے اور خدا کو منظور یہہ ہوا کہ اونکا عجب منع کرے
پس دوسرے نبی شہر اونکی تلاش مین گئے اور اون سے کہا کہ کہانا کہاؤ وہانی ہمین بہی
نبی ہون پس یہی نبی یہودا نے خلاف حکم خدا کے گہر مین واپس آنکر شہر کے نبیکے مکان پر
کہانا کہایا اور فرشتہ نبی شہر پاس آیا کہ چونکہ اسنے بغیر حکم کے کہایا پیا وہ اپنی قوم مین
مدفون نہوگا پس شہر کے بیغمبر نے اپنا حمار تیار کرا دیا جبکہ شہر سے دور ہوئے شیر نے
اونکو پہاڑا اور گدہے کے پاس وہ شیر کہڑا رہا اور اوسکو نہ پہاڑا پس ایک عرصہ کے بعد
جسکی تعداد سو عام قرآن مین وارد زندہ ہوئے اور عام کا لفظ روز پر بہی اطلاق پاتا ہے
اسروسے مراد یہ ہے کہ سو روز بعد شہر کے بیغمبر کو جبکہ خبر ہوئی وہانسے اونہا لانے
اور قبر مین دفن کیا تاکہ نشان اونکے معجزے کا باقی رہے واونکی قبر پر ایک پتہر گاڑ دیا
کہ بعد ساڑہی تین سو سال کے وقت یوشیا مین جبکہ بت پرستونکی استخوانین
جلائی گئین اوس پتہر سے وہ بیغمبر صاحب نشان معلوم ہوے اوسکی تفصیل قرآن مجید مین
یون وارد ہے کہ مثل اوس نبی کے جو گذرا شہر سمرون پر اور وہ گرنے والا تہا اپنی
جہت پر ساڑہی تین سو سال بعد تاکہ اوسکے بت پرست مردہ تک مذہب ہون نبی نے کہا
کیسے زندہ کریگا اون بت پرستونکو اللہ بعد مدت ساڑہی تین سو سال کے یعنے عذاب کے
لئے پس مارا اوسکو خدا نے بچۂ شیر سے سو روز تک پہر اوٹہایا اوسکو شہر کے بیغمبر کے
ذریعے سے فرمایا خدا نے اوسکی روح سے یا زندہ کرکے کسقدر ٹہیرا کہا ایک روز یا کم
فرمایا بلکہ ٹہیرا تو سو روز تک پس دیکہہ اپنے کہانے پینے کو جو خلاف حکم کے کہایا تہا کہ نہین
متغیر ہوا کہ ہضم ہوجاتا اور دیکہہ اپنی گدہی کی طرف کہ مسلم ہے باوجود اسکے کہ شیر کے

پاس کہڑا ہے بس تعجب کر نواب استخوانوں سے بت پرستونکے وجا ہے کہ کرین تجکو
نشان آدمیون یہود کے لئے تا زمانہ یوشیا اور غور کر کفار کے استخوانونکی طرف کہ کیسے
اوٹھاوینگے او پہناوینگے ہم انکو گوشت معذب کرنے کے لئے بس جب ظاہر ہوا اسکو
کہا مین جانتا ہون ہرستی اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور اسیکے قریب قصہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا ہے کہ حسب باب ۳ کتاب اعمال کے فصل ۱۲ تکوین کی پیشین گوئی
اوس نبی صاحب کلام موعود سے متعلق ہے جو زمانہ مابین تشریف بری وبار دگر تشریف
آوری مسیح مین ظہور فرماوے یعنے اولاد اسمعیل مین چنانچہ فرماتا ہے کہ اے ابراہیم
مین تجکو بڑا قبیلہ بناؤنگا اور بڑا قبیلہ وہ اولاد اسمعیل کا ہونا حسب فصل ۱۷ تکوین کی ظاہر ہے
الحاصل فصل ۱۲ مذکور مین فرماتا ہے کہ تجکو برکت دونگا اور تیرے نام کو بلند کرونگا اور تو
متبرک ہوگا اور وے لوگ جو تجکو دعائے خیر کرینگے انہین متبرک کرونگا اور لعنت کرنے
والون کو ملعون اور سارے زمین کے قبائل تجھسے برکت پاوینگے یہانتک کہ ابراہیم حسب مشیت
ایل یعنے بیت اللہ کرنے گیے جسکے غرب مین یم یعنے سمندر ہے اور حسب فصل ۱۳ کتاب
مذکور کے وہ جنوب مین مصر سے ہے اور شرق مین قصبہ عی کہتے ہین ہنوز موجود ہے
گو دوسرا قصبہ بیت اللہ یعقوب کے شرق مین ہی تہا جسکو یوشع نے برباد کیا اور جسکو
مصر سے ہاجر دختر فرعون جیسے یہود ربانیونکا قول ہے نذر ابراہیم مین آئین پہر اہل اسلام کے
کعبہ کا حج ابراہیم بجالائے پس حسب ورس ۶ فصل ۱۵ مذکور کے اوسپر ایمان لائے اور بجا
صداقت وہ محسوب ہوئے نظر برآن اسماعیل صدیق کہلائے اور حسب ورس ۷ فصل
مذکور کے اسحٰق کے سبب سے فرمایا کہ تجکو اور کلدانیوں سے یہان لایا ہون تاکہ تجکو بوراثت یہ
ملک دون پہر ابراہیم نے جواب دیا کہ اے خدا کیسے جانون کہ زمین مجکو وراثت مین ملیگی
پس حسب ورس ۹ فرمایا کہ گاؤ سہ سالہ و بز مادہ سہ سالہ و قوچ سہ سالہ و کبوتر لا اور وسنے اپنے لیے
سبکو لیا اور سوائے کبوتر کے سبکو دو پارہ کیا اور ہر پارہ کو مقابل دوسرے کے رکہا اور

جانوران لاشون پر آئے اور ابراہیم انکو ہنکاتے رہے اور آفتاب کے غروب ہوتے ابراہیم پر خواب غالب
ہوئی اور اندھیری بڑی چھا گئی اور آتش بے دود آنکر اونکو کھا گئی اور چار جانورونکی آزمایش کی
نظر سے حکم ہوا کہ تیری اولاد چار سو سال تک مصر مین عذاب ہوگی بالآخر منظوری قربانی سے منظور نظر
ہو گئے اور نسخہ توریت مین چار جانور مذکور ہے بے شبہہ سلام اور پانچوین کے نسبت کسی مین کچھہ کسی مین کچھہ
قابل اعتبار نہین پس قرآن مجید و توریت سے یون دریافت ہوتا ہے کہ وعدہ اسحق سے جو نکہ ابراہیم
علیہ السلام کو تسلے نہوئی خدا نے فرمایا کہ یہ کیا بڑی بات ہے ہم زندہ کرتے ہین مردہ کو ابراہیم نے
عرض کیا اے پروردگار دکھلا مجھکو کہ کیسے زندہ کرتا ہے مردہ کو حکم ہوا کہ کیا تو ایمان نہین لایا جواب دیا
لایا ہون ولیکن سوال میرا بنظر اطمینان قلب ہے   فرمایا لے چار جاندار طیر یعنے خفیف پس ہلاک کر
انکو اپنی طرف پھر کر ہر ایک پہاڑ پر اون مین جزو پھر بلا اپنی طرف اونکو آوینگے تیری طرف دوڑتے
ہوئے جوابی کیسی دوڑ کیونکہ سواے کبوتر کے سب چارپائے تھے اور جان کہ اللہ
تیری مدعا بر آئین اور باحکمت ہے پس ابراہیم پر خواب غالب ہوگئی جبکہ وہ آئے تب فرمایا کہ چار سو
سال تک تیری اولاد مصر مین مقید رہیگی وہ چار سو سال کے بعد واپس آئیگی پھر انکو آتش بیدود کھاگئی
اسمین اشارہ نکلا کہ پھر وہ منظور ہونگے چنانچہ ہزارون انبیا اون مین سے ہوئے اور سلیمان علیہ السلام کی
سلطنت نیل سے تا فرات بتو فرمودہ ہوئی پس مطابق و تفصیل انجیل پر بندہ نخواہین   زیادہ درکار
ہدایت ہے و بس یہ جواب بارہ وعدونکی بلا تعصب اسمعیل کے بارہ بیٹونکے اولاد کیطرف سے ہوتے ہے
اور یہ جواب ہمنے خیال سائل کے موافق دیے ہین اور توریت کے محاورات سمجھنے بہت دشوار ہین
اور کتاب پرانی پڑ گئی اور نسخہ ہزارہا ہو گئے اور پوری کہین ملتی ہے سبحان ربک
رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ والمنة رسالہ سوال و جواب موسوم بہ حقانیت اسلام و تبکیت نصاری بے مثال کلام مصنفہ حضرت
مولوی حکیم سید محمد حسن صاحب امروہی مدرس عربی کالج اجمیر شریف حسب فرمایش مصنف ممدوح
مطبع احمدی دہلی مین خاکسار سید میر حسن کے اہتمام سے چھپا فقط

الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم

رسالہ عجیب

الموسوم بہ

فیصلہ عدالت ہائی کورٹ آسمانی

خلاصہ فیصلہ

اس رسالہ سے واضح ہے کہ ہر ایک آیۃ قرآنی مین عام کیا معجزہ ہے اور قرآن
اور جناب پیغمبر صاحب قرآن علیہ السلام کی نبوت کی خبر موسیٰ علیہ السلام نے بصراحت تمام
دی ہے اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی خبر موسیٰ نے نہین دی اور یہ اشارہ امر آخر ہے

باعانت سکرٹری گورنمنٹ الٰہی

جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب مولوی مرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد نے تصنیف فرمایا

مطبع سید میر حسن رضوی دہلی مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوشیدہ نرہے کہ موسے علیہ السلام بعد غرق ہونے فرعون کے تیسرے مہینہ طور پر پہر گئے
اور وہان چلہ کہینچا اور رب یعنی روح اعظم طور پر متجلی بشعلۂ آتش و ابر سیاہ مین ہوا تجلی سے
یہ مقصد ہے کہ جیسے کاملون کو قوت تصرف ہوتی ہے کہ باوجود اپنے مقام پر قائم
رہنے کے دوسرے چند مقامات پر متمثل ہوتے ہین ویسے بغیر اسکے کہ تغیر اوسکی ذات و
صفات مین ہو خداوند متمثل انبیا کو ہوتا ہے جیسے جبرئیل اپنے مقام پر قائم رہکر بصورت
دحیۃ الکلبی متمثل ہوتے تہے ۔ الحاصل موسٰے نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو بہی کلام خدا
سنوایا جاوے یعنی اوسی تمثل روح اعظم سے پس طور کے نیچے یعنی دامن کوہ مین اونکو اتارا
کہ پہاڑ اونکے اوپر تہا یہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جو کوئی دامن کوہ مین ہوتا ہے پہاڑ کو
اوسکے اوپر دیکہتے ہین پس آگ شعلہ مارنے لگی اور ابر سیاہ گرجنے لگا یہودی ہیبت ناک
ہو کر کہنے لگے کہ اے موسٰی ہم برداشت سننے کلام خدا کی نہین رکہتے تو جا اور سن اور
اوسکو ہمسے کہدے ۔ حقتعالے نے مخاطب ہو کر دوازدہ اسباط حاضر شدہ سے
کہا کہ تمکو اپنا کلام سنوانا ضرور ہے خواہ بالفعل خواہ بعد کو بصورت ایک نبی متمثل ہونے
کی معرفت چنانچہ ورس ۱۵ فصل ۱۸ سفر ثنی سے بیان فرماتا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے